پاکستان میں باعمل علماء کرام کی کمی نہیں۔ یہ سوچی سمجھی اسکیم کے تحت ہو رہا ہے جو دینی پروگرام میں علماء کو دور رکھا جا رہا ہے۔ شمشیر و سناں ہاتھ میں لے کر قوم عروج حاصل کر سکتی ہے اور گانے، ساز و راگ سے قوم تنزل کی طرف چلی جاتی ہے۔ قوم کا مستقبل نئی پود لڑکوں اور لڑکیوں کو گانا سکھاتے ہیں۔ جو بچی آج طبلے کی تھاپ پر اور ہارمونیم کی تان پر تھرک تھرک کر تالی بجا کر گائے گی وہ ایک اچھی بیٹی، بہن، بیوی یا ماں ثابت ہو گی یا ایک گلوکارہ یا فنکارہ یا ایکٹرس بنے گی

نئی نسل کو کہاں لئے جا رہے ہیں اور ادھر شب و روز اسلامی، اصلاحی معاشرے کا ڈھول پیٹا جا رہا ہے اور ماڈل گرل کی شکل میں عورت کو سجا سجا کر پیش کیا جا رہا ہے۔ خدارا اللہ تعالیٰ کے عذاب کو دعوت نہ دو مسلمان کا عروج نبی اکرم صلعم کی اتباع میں ہے۔ عبدالحق ناظم مدرسہ عربیہ مفتاح العلوم حیدر آباد)

حرمت صحابہؓ پہ دست درازی | حال ہی میں ایک شیعی عالم حسین بخش جاڑا آف دریا خان نے ایک کتاب "مناظرہ بغداد" کے نام سے لکھی ہے جس میں اس نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم جاں نثار صحابہ کرامؓ کی عزت و حرمت پر نہایت رکیک انداز میں حملے کر کے مسلمانان پاکستان کے جذبات کو مجروح کیا ہے۔ جہاں اہلسنّت والجماعت کو کتاب "حیات سیدنا یزید رحمۃ اللہ علیہ" پڑھ کر دلی دکھ پہنچا۔ وہاں درج بالا کتاب پڑھ کر تمام "سنّی برادری کی دل آزاری ہوئی ہے۔

ہم حکومت سے پر زور اپیل کرتے ہیں کہ مذکورہ کتاب "مناظرہ بغداد" کو فوری طور پر ضبط کیا جائے۔ اور مصنف مذکور کے خلاف آرڈی ننس "حرمت صحابہ" کے تحت مقدمہ چلایا جائے۔ انجمن محبان صحابہ ڈیرہ اسمٰعیل خان

الحق کی قدردانی | الحق کا انتظار رہتا ہے۔ وقفہ اشاعت، دھیرے دھیرے طول پکڑتا جا رہا ہے اور ضخامت میں بھی قدرے اختصار کارفرما ہو رہا ہے۔ اس روحانی غذا کی مقدار، اب بہت قلیل ہو گئی ہے۔ حالاں کہ زبان زد عوام مقولہ: "آم میٹھے ہوں اور بہت ہوں" کا اطلاق بدرجہ اولیٰ اس روحانی غذا پر ہی صادق آتا ہے۔ والسلام
دعا کا محتاج شبیر بہادر خاں۔ دار الشفا ایبٹ آباد۔ خریداری نمبر ۵۱۶۱

○ ڈاکٹر ابو الفضل بخت روان کے مضامین انگریزی اور اردو پر عربی کا اثر، نے مجھے حیران کر دیا کہ عربی کتنی دور رس زبان ہے۔ کہ اس کی جڑیں انگریزی تک پھیلی ہوئی ہیں۔ گویا عربی سیکھنے سے دنیا کی باقی زبانوں تک رسائی ہو جاتی ہے۔ پروفیسر نصیر احمد۔ ناظم آباد کراچی۔

○ مجلۃ الحق الغراّ را رسال می فرمائید من از آن وقت کہ در پاکستان بودہ ام و اکنون کہ در ایران ہستم مجلۃ الحق را دریافت می کردم و می خواندہ ام و تبلیغ شعار اسلام و دار العلوم حقانیہ می کردہ ام
دکتور محمد حسین تسبیحی طہران۔ ایران